

خلاصہ درس: شیخ ابو کلیم فیضی العساط  
بتاریخ: ۰۸ / صفر ۱۴۳۸ھ، ۰۸ نومبر ۲۰۱۶م

سلسلہ کبار [۳]

شُرک، نافرمانی والدین، قتل

حدیث نمبر: ۳۰۰

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اجْتَنِبُوا الْكِبَائِرَ، وَاسَدُّوْا، وَأَبْشُرُوا»

(مسند أحمد ۳/ ۳۹۴) سلسلہ الأحادیث الصحيحة: ۸۸۵

### کبیرہ گناہ نمبر [۱] : شرک باللہ

علی الاطلاق سب سے پہلا کبیرہ شرک باللہ ہے، اسی حکم میں کفر بھی داخل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (۴۸) النساء

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ نہ بتلا دوں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتلائیے اس میں سب سے پہلی چیز آپ نے شرک کو بتلایا۔ {صحیح بخاری و صحیح مسلم، بروایت ابو بکر}۔

یک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے: جس کا انتقال اس حال میں ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرتا تھا تو وہ جہنم میں گیا۔ {صحیح بخاری بروایت عبد اللہ بن مسعود}۔ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، حقوق اور اس کے اختیارات میں کسی اور کو کوئی حصہ دیا جائے۔

واضح رہے کہ شرک کی دو قسمیں ہیں شرک اکبر اور شرک اصغر اور دونوں ہی کبار میں داخل ہیں، شرک اکبر کی تعریف گزر چکی ہے۔

شرک اصغر: وہ کام جنہیں حدیث میں شرک کہا گیا ہے لیکن وہ شرک اکبر کے مقام کو نہیں پہنچتے، بلکہ وہ شرک اکبر کا وسیلہ ہوتے ہیں جیسے: ریاء و نمود، ارشاد نبوی ہے: حصہ داری کے معاملہ میں تمام شریکوں سے بے نیاز ہوں، لہذا اگر کسی نے کسی کام میں میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دوں گا۔ {صحیح مسلم، بروایت ابو ہریرہ}۔

غیر اللہ کی قسم کھانا، ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے اللہ کے بجائے کسی اور کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا۔ {سنن الترمذی، مسند احمد، بروایت ابن عمر} تعویذ و گندے لگانا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: [غیر شرعی] جھاڑ پھونک، تعویذ اور گندے سب شرک ہیں۔ سنن ابوداؤد بروایت ابن مسعود

### کبیرہ گناہ نمبر [۲] : والدین کے ساتھ بدسلوکی :

لِلَّهِ تَعَالَىٰ فَرْمَاتَانِ: قُلْ تَعَالَوْا أَنُلِّ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔ آية الانعام

آپ کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن [کی مخالفت] کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

مزید درس کیلئے دیکھیں: [www.islamidawah.com](http://www.islamidawah.com)

یک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہو کر سوال کرتا ہے کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس نے پھر سوال کیا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ بد سلوکی سے پیش آنا، اس نے پھر سوال کیا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم۔ {صحیح بخاری، بروایت ابن عمر}۔

والدین اس دنیا میں انسان کے وجود کا ذریعہ ہیں اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے: **أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ**۔ لقمان جی تو میری گزاری کر اور اپنے والدین کی شکر گزاری کر۔

مذاہر وہ چیز شکر والدین کے خلاف ہوگی وہ ان کے ساتھ ساتھ بد سلوکی میں شمار ہوگی، چنانچہ علماء لکھتے ہیں کہ ہر وہ جائز کام جس کے کرنے یا نہ کرنے سے والدین کو نفسانی یا جسمانی تکلیف پہنچے وہ والدین کے ساتھ بد سلوکی میں داخل ہے، اب یہ تکلیف جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر وہ گناہ بھی بڑا ہوگا، واضح رہے کہ کسی بھی ناجائز یا شرعاً ناپسندیدہ کام میں والدین کی اطاعت جائز نہ ہوگی نتیجہ ان میں ان کی مخالفت ان کے ساتھ بد سلوکی میں داخل نہ ہوگی۔

### کبیرہ گناہ نمبر [۳] ناحق انسانی قتل :

لہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ**۔ الآیۃ الانعام: 151

ور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرو۔

یک موقعہ پر نبی ﷺ سے بڑے بڑے گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی جان کا مارنا۔ {صحیح بخاری، صحیح مسلم بروایت انس}۔

سلام میں کسی بھی معصوم جان کے مارنے کو بڑا برا جرم بتلایا گیا ہے، اور اگر یہی جان کسی مسلمان کی ہو تو اس کا جرم بہت بڑھ جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فِجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَعُضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَةُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا (۹۳) النساء**

ور جو شخص کسی مومن کو عمدتاً قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرمادے گا، سو اس آدمی کے جو حالت شرک میں مرے یا کسی مومن کو قتل کر دے۔ {سنن ابوداؤد، سنن النسائی}۔

سی طرح اگر وہ جان کسی ذمی یا معاہدہ کی ہو تو اس کا مارنا بھی بہت بڑا جرم ہے، ارشاد نبوی ہے:

جس نے کسی معاہدہ کو قتل کیا [بعض روایات میں ذمی کا ذکر ہے] اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال دور سے پائی جاتی ہے۔ {صحیح بخاری، سنن النسائی}۔